ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

قدرتی آفات کے عوامل واثرات اور حل کے اقدامات تعلیمات نبوی کی روشنی میں

Factors, Impacts, and Preventive Measures of Natural Disasters in the Light of the Prophetic Teachings

عیشہ علی

Abstract

Natural disasters such as earthquakes, floods, droughts, and epidemics cause severe human, economic, and environmental losses. This study explores the major factors and impacts of natural disasters and highlights preventive and remedial measures in the light of the teachings of Prophet Muhammad (□). Using a qualitative analytical approach, the research examines Prophetic guidance related to human responsibility, moral conduct, environmental care, patience, and social solidarity. The study finds that although natural disasters occur due to natural processes, human negligence, injustice, and environmental misuse intensify their effects. The teachings of the Prophet (□) provide a comprehensive framework for disaster prevention and management by promoting ethical behavior, cleanliness, charity, preparedness, and reliance on Allah. The study concludes that integrating Prophetic teachings with modern disaster management strategies can help build resilient and morally responsible societies.

Keywords

Natural Disasters, Prophetic Teachings, Environmental Ethics, Disaster Management, Human Responsibility, Islamic Perspective

تمہید

قدرتی آفات انسانی زندگی کا وہ پہلو ہیں جو ہمیں بار بار یہ احساس دلاتے ہیں کہ انسان اگرچہ ترقی کی بلندیوں کو چھو لے، مگر قدرت کے نظام کے سامنے ہمیشہ محدود اور محتاج ہے۔ جب انسان زمین کے توازن کو بگاڑتا ہے، فطرت کے قوانین کو نظر انداز کرتا ہے، اور اجتماعی اخلاقی قدروں سے دور ہوتا ہے تو نتیجتاً آفات کا سلسلہ شدت اختیار کر لیتا ہے۔ اللہ کے ہاتھ میں ہی اس کائنات کا نظام ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے انسان کو ہر حال میں مثبت طرزِ عمل اور اجتماعی بھلائی کی تعلیم دی ہے۔ پس یہ کہنا بجا ہے کہ تعلیماتِ نبوی ﷺ قدرتی آفات کے مقابلے میں ہمیں دوہری رہنمائی فراہم کرتی ہیں: ایک طرف روحانی و اخلاقی تربیت، اور دوسری طرف عملی تدبیر اور اجتماعی منصوبہ بندی۔ یہی وہ اصول ہیں جن پر عمل کر کے ہم نہ صرف آفات کے نقصانات کو کم کر سکتے ہیں بلکہ ایک پائیدار اور متوازن معاشرہ بھی قائم کر سکتے ہیں۔

قدرتی آفات

قدرتی آفات (Natural Disasters) وہ اچانک اور غیر متوقع واقعات ہیں جو قدرتی عوامل کے نتیجے میں رونما ہوتے ہیں اور انسانوں، جانداروں اور ماحول پر تباہ کن اثرات ڈالتے ہیں۔ یہ آفات زمین کی فطری تبدیلیوں، موسمی تغیرات، ارضیاتی حرکات، یا ماحولیاتی عمل کے سبب وقوع پذیر ہوتی ہیں۔ ان کے نتیجے میں جانی نقصان، معاشی خسارہ، ماحولیاتی تباہی اور معاشرتی نظام میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے۔

لغوی معنی:

لفظ "آفات" عربی کے مادہ "أَفَتَ" سے نکلا ہے، جس کے معنی ہیں: نقصان، بیماری، بگاڑ یا کوئی ایسی مصیبت جو اچانک وارد ہو کر نقصان پہنچائے۔ لغوی اعتبار سے آفت ہر اس نقصان دہ حالت کو کہا جاتا ہے جو فطری یا غیر متوقع صورت میں ظاہر ہو اور زندگی کو متاثر کرے۔ لغت القاموس الفرید میں آفت یعنی مصیبت کے یہ معنی بیان کیے گئے ہیں: **"اصَابَتِ المُصِيْبَةُ فُلَانًا** افتاد آپڑنا، مصیبت نازل ہونا، **أَفَتَ: أَفَاتَهُ الاَمْرَ** کسی کام کا چھڑوانا"، **أَفَتَ: أَفَاتَهُ الاَمْرَ** کسی کام کا چھڑوانا" قاموس الفرید میں ہی الجزالثانی میں یہ معنی لکھے ہیں: **"مُصِيْبَة مَصَائب: شِدَّة ،كَارِثَه** آفت، مصیبت، پریشانی، بلا، بپتا، قہر"

انسانی زندگی خوشی، امن اور سکون کے ساتھ ساتھ مشکلات، مصائب اور حادثات سے بھی عبارت ہے۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

اصطلاحی مفہوم:

قدرتی آفات انسانی اختیار میں نہیں ہیں بلکہ یہ اللہ کے حکم سے رونما ہوتی ہیں۔ کیمبرج ڈکشنری میں آفات کی تعریف اس طرح سے کی گئی ہے:

"event which results in) great harm, damage or death, or serious difficulty: An inquiry was ordered into the recent rail disaster a serious train accident). It would be a disaster for me if I lost my job. This is one of the worst natural disasters ever to befall the area. Heavy and prolonged rain can spell disaster for many plants. Everything was going smoothly until suddenly disaster struck. Inviting James and loan to dinner on the same evening was a recipe for disaster (caused a very difficult situation) they always argue with each other. INFORMAL be a disaster to be very unsuccessful of extremely bad: The evening was a complete disaster. As an engineer, he was a disaster."

قدرتی آفات اچانک رونما ہونے والے واقعات ہوتے ہیں جس کا اختیار انسان کے پاس نہیں ہوتا۔ آکسفورڈ ڈکشنری میں قدرتی آفات کی تعریف اس طرح سے کی گئی ہے:

"a sudden and violent event in nature (such as an earthquake, hurricane, or flood) that kills a lot of people or causes a lot of damage."

"قدرتی آفات وہ مظاہر ہیں جو قدرتی نظام کی غیر متوقع حرکت یا شدید موسمی حالات کے نتیجے میں ظاہر ہوں اور انسانی برادری کو جانی و مالی نقصان پہنچائیں۔"

اسلامی نقطہ نظر سے قدرتی آفات کی حقیقت:

اسلام میں قدرتی آفات کو محض "بے ترتیب واقعات" یا "خود بخود وقوع پذیر ہونے والے حادثات" نہیں سمجھا جاتا، بلکہ انہیں مختلف معنوں سے دیکھا جاتا ہے، جن میں اہم یہ ہیں:

- آزمائش (Test)
- عذاب یا تنبیہ (Punishment / Warning)
- انسانی اعمال کا نتیجہ

یہ تینوں ایک دوسرے سے مختلف نہیں بلکہ ایک دوسرے کے ساتھ مربوط ہو سکتے ہیں۔

قرآن و حدیث کی روشنی میں دلائل

آفت بطور آزمائش:

اللہ نے قرآن میں فرمایا ہے: **وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَ الْجُوْعِ وَ نَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَ الْاَنْفُسِ وَ الثَّمَرٰتِ ؕ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۵۵﴾** "اور ہم کسی نہ کسی طرح تمہاری آزمائش ضرور کریں گے، دشمن کے ڈر سے، بھوک پیاس سے، مال و جان اور پھلوں کی کمی سے اور ان صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجئے۔" یہ آیت واضح کرتی ہے کہ مشکلات اور آفات مؤمنوں کے لیے آزمائش کا حصہ ہیں، تاکہ صبر، استقامت اور توکل کا مظاہرہ ہو۔ اللہ ان چیزوں سے ایمان والوں کی آزمائش کرتا ہے تاکہ انہیں آزما سکے۔ مزید یہ کہ، اس مفہوم کی وضاحت فقہ و تفسیر میں بھی ملتی ہے ایک مشہور قول ہے کہ الحسن البصري نے فرمایا:

Al-Hasan Al-Basri (may Allah have mercy on him) said: "Do not resent the calamities that come and the disasters that occur, for perhaps in something that you dislike will be your salvation, and perhaps in something that you prefer will be your doom."

آپ کہتے ہیں کہ آفت کا ہر پہلو منفی نہیں بلکہ اس میں حکمت پوشیدہ ہو سکتی ہے۔ بلکہ کبھی کبھار تو یہ نجات کا سبب بھی بن جاتی ہے اور انسان کو پتہ بھی نہیں چلتا۔

آفت بطور عذاب یا تنبیہ

اسلامی مفسرین اور بعض علماء کے نزدیک بعض آفات "عذاب الٰہی" کی صورت میں نازل ہوتی ہیں، تاکہ انسان کو تنبیہ ہو اور اصلاح کی راہ اختیار کرے۔ اور اللہ کی اس تنبیہ سے سبق سیکھے۔ قرآن کی متعدد آیات میں پہلی قوموں پر عذاب کا ذکر ملتا ہے: **وَلَقَدْ اَخَذْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِيْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ۝** "اور ہم نے فرعون کی قوم کو خشکی اور رزق کی کمی سے عذاب دیا تاکہ وہ سوچیں" **اَوَلَا يَرَوْنَ اَنَّهُمْ يُفْتَنُوْنَ فِيْ كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوْبُوْنَ وَلَا هُمْ**

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

يَذَّكَّرُوْنَ ۝ "کیا یہ دیکھتے نہیں کہ یہ ہر سال ایک یا دو بار آفت میں پھنسا دیئے جاتے ہیں پھر بھی توبہ نہیں کرتے اور نہ نصیحت پکڑتے ہیں۔" احادیث میں بھی بہت ساری جگہوں پر اس کا ذکر ملتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: **حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَنَّهُ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَقْرَءُونَ هَذِهِ الْآيَةَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوْا الظَّالِمَ فَلَمْ يَأْخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ أَوْشَكَ أَنْ يَعُمَّهُمْ اللَّهُ بِعِقَابٍ مِنْهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى وَفِي الْبَاب عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَحُذَيْفَةَ وَهَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَهَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ نَحْوَ حَدِيثِ يَزِيدَ وَرَفَعَهُ بَعْضُهُمْ عَنْ إِسْمَعِيلَ وَأَوْقَفَهُ بَعْضُهُمْ** ترجمہ: "ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: لوگو! تم یہ آیت پڑھتے ہو {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لاَ يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ } اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: جب لوگ ظالم کو دیکھ کر اس کا ہاتھ نہ پکڑیں (یعنی ظلم نہ روک دیں) تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا عذاب لوگوں پر عام کر دے اس سند سے بھی ابو بکر رضی اللہ عنہ سے اسی جیسی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: ۱- یہ حدیث صحیح ہے، ۲- کئی لوگوں نے اسی طرح اسماعیل سے یزید کی حدیث جیسی حدیث روایت کی ہے، 3- اسماعیل سے روایت کرتے ہوئے بعض لوگوں نے اسے مرفوعا اور بعض لوگوں نے موقوفا بیان کیا ہے۔ - اس باب میں عائشہ، ام سلمہ، نعمان بن بشیر، عبداللہ بن عمر اور حذیفہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔" یہاں یہ بات قابلِ غور ہے کہ نہ ہر آفت کو براہِ راست عذاب کہا جائے، بلکہ بعض آفات تنبیہ اور اصلاح کا اور نجات کا ذریعہ بھی ہوتی ہیں، جیسا کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا اظہار "سَخَط، غَضَب، لَعْنَة" وغیرہ کی اصطلاحات سے کیا جاتا ہے۔ واللہ اعلم۔

آفت بطور انسان کے اعمال کا نتیجہ

اسلامی نقطہ نظر میں آفات کو کچھ حد تک مادی اسباب اور انسانی اعمال کا نتیجہ بھی سمجھا جاتا ہے۔ یہ تصور انسان کے اعمال کے نتیجے کے اصول سے ہم آہنگ ہے۔ اللہ نے قرآن میں ارشاد فرمایا ہے: **وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ** ۝ اور جو مصیبت تم پر واقع ہوتی ہے سو تمہارے اپنے فعلوں سے اور وہ بہت سے گناہ تو معاف ہی کر دیتا ہے۔ اقصیٰ فرقان اپنے آرٹیکل میں لکھتی ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے: "اسلام انسانی کوشش (اختیار) کو رد نہیں کرتا، بلکہ علم، تحقیق اور احتیاط کو اہمیت دیتا ہے تاکہ آفات کے اثرات کم ہوں۔"

قدرتی آفات کی اقسام:

- زمینی آفات (Geological Disasters)
- موسمی و ماحولیاتی آفات (Climatological Disasters)
- آبی آفات (Hydrological Disasters)
- فضائی یا موسمیاتی آفات (Meteorological Disasters)
- حیاتیاتی آفات (Biological Disasters)
- انسانی سرگرمیوں سے پیدا شدہ آفات (Human-Induced Disasters)

زمینی آفات (Geological Disasters)

یہ آفات زمین کی اندرونی حرکات یا ساخت میں تبدیلی سے پیدا ہوتی ہیں، جیسے زلزلے، آتش فشاں، زمین کھسکنا، اور سونامی۔

زلزلے:

زلزلے آنا یہ ایک قدرتی آفت ہے جو زمین کی تہوں میں حرکت یا ٹکراؤ کے باعث پیدا ہوتی ہے۔ اس کے نتیجے میں زمین ہلتی ہے، عمارتیں گر سکتی ہیں اور جانی و مالی نقصان ہوتا ہے۔ زلزلے ہمیں اس بات کی یاد دہانی کراتے ہیں کہ انسان تمام تر ترقی کے باوجود فطرت کے سامنے بے بس ہے۔ اس منظر کی ہولناکی کو قرآن میں اس طرح سے بیان کیا گیا ہے: **اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا** ۝ جب زمین بڑے زور سے ہلا دی جائے گی۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

تفہیم القرآن میں بیان ہوتا ہے کہ: "زلزلہ کے معنی پے درپے زوردار حرکت کرنے کے ہیں۔ بس زلزلت الارض کا مطلب یہ ہے کہ زمین کو جھٹکے دے کر شدت کے ساتھ ہلا ڈالا جائے گا۔ پھر اس زلزلے کی مزید شدت کو ظاہر کرنے کیلئے زلزالھا کا اضافہ کیا گیا ہے جس کا لفظی مطلب ہے کہ اس کا ہلایا جانا یعنی اس طرح سے ہلایا جانا کہ جیسے اس عظیم کرنے کو ہلانے کا حق ہے یا وہ جو کہ اسکو ہلائے جانے کی انتہائی من شدت ہو سکتی ہے۔" مختلف احادیث میں بھی زلزلوں کا ذکر ملتا ہے: **حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقْبَضَ الْعِلْمُ وَتَكْثُرَ الزَّلَازِلُ وَيَتَقَارَبَ الزَّمَانُ وَتَظْهَرَ الْفِتَنُ وَيَكْثُرَ الْهَرْجُ وَهُوَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ حَتَّى يَكْثُرَ فِيكُمْ الْمَالُ فَيَفِيضَ** ترجمہ: "ہم سے ابو الیمان حکم بن نافع نے بیان کیا، کہا کہ ہمیں شعیب نے خبر دی، کہا کہ ہم سے ابو الزناد (عبد اللہ بن ذکوان) نے بیان کیا، ان سے عبد الرحمن بن ہرمز اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک علم دین نہ اٹھ جائے گا اور زلزلوں کی کثرت نہ ہو جائے گی اور زمانہ جلدی جلدی نہ گزرے گا اور فتنے فساد پھوٹ پڑیں گے اور "ہرج" کی کثرت ہو جائے گی اور ہرج سے مراد قتل ہے۔ قتل اور ہمارے درمیان دولت ومال کی اتنی کثرت ہو گی کہ وہ ابل پڑے گا۔"

آتش فشاں:

آتش فشاں ایک قدرتی عمل ہے جس میں زمین کے اندر موجود لاوا، گیسیں اور راکھ اچانک پھٹ کر باہر نکل آتی ہیں۔ یہ عمل زمین کی اندرونی حرارت اور دباؤ کے باعث ہوتا ہے۔ آتش فشاں کے دھماکے بعض اوقات تباہی کا باعث بنتے ہیں مگر یہ زمین کی نئی پرتیں بھی تشکیل دیتے ہیں۔

According to world Book Encyclopaedia:

"For hunderds of year volcanoes have struck terror and wonder into the heart of man. In ancient times they even moved man to worship. The word volcano cames from volcanus, the name of the Roman god of fire. The name was first used for volcano' one of the lipari islands in the mediterranean sen, where the god wasthought to live. A volcano is an opening in the earth's surface".

فریڈرک۔ ایچ۔ پف کے نزدیک:

"یوں ہم انہیں پہاڑ ہی کہتے ہیں جیسے دیسویں پہاڑ، امٹینا پہاڑ، پہلی پہاڑ لیس پہاڑ جی کا پہاڑ لیکن آتش فشاں معمولی قسم کے پہاڑ نہیں ہوتے۔ یہ پہاڑ صرف خاص مقامات پر ہوتے ہیں کیونکہ یہ زمین کے بیرونی پرت کے نامور یا آہلے ہیں اور صرف وہاں نمودار ہوتے ہیں ہاں یہ پرت کمزور ہو اور ان کے پھوٹ نکلنے کی کوئی گنجائش ہو۔"

سونامی:

سونامی کا لفظ جاپانی زبان کا لفظ ہے جو سمندر کی سطح کے نیچے آنے والے زلزلوں کے نتیجے میں پیدا ہونے والی لہروں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس قسم کی لہریں مختلف رفتار سے سفر کرتی ہیں لیکن ان کی رفتار شروع میں بہت زیادہ ہوتی ہے جو بعد میں آہستہ آہستہ کم ہوتی جاتی ہے۔ یہ لہریں جب ساحل سے ٹکراتی ہیں تو ان لہروں کی شدت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ گزشتہ 100 سال میں 58 سونامی آچکے ہیں- ساحل پر موجود لوگ عموماً ان سے بے خبر رہتے ہیں اور سونامی انہیں نگل جاتی ہے۔ یا ایک لحاظ سے بھی خطرے ناک ہے کہ سونامی ایک امر بھی پیدا نہیں ہوتی بلکہ لہروں کا مجموعہ ہوتی ہے۔

موسمی وماحولیاتی آفات (Climatological Disasters)

یہ آفات فضا اور درجہ حرارت میں تبدیلی کے باعث پیدا ہوتی ہیں، جیسے خشک سالی، جنگلات کی آگ، ہیٹ ویوز، غیر معمولی بارشیں۔

آبی آفات (Hydrological Disasters)

یہ آفات پانی کے بے قابو بہاؤ یا نظام میں بگاڑ کے سبب پیدا ہوتی ہیں، جیسے سیلاب، طغیانی، سمندری طوفان۔

سیلاب:

سیلاب وہ قدرتی آفت ہے جس میں پانی اتنا زیادہ بہتا ہے کہ وہ ایسی زمین کو ڈبو دیتا ہے جو عام طور پر خشک رہتی ہے۔ بارش، دریاؤں کا طغیانی، برف کا پگھلنا یا بندوں کے ٹوٹ جانے کی صورت میں سیلاب جنم لیتا ہے۔ سیلاب کی وجہ سے بہت سے شہر غرق ہو جاتے ہیں- قرآن میں حضرت نوح کی قوم پر آنے والے سیلاب کی صورتحال اس طرح سے

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

بیان کی گئی ہے:**فَفَتَحْنَآ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ ﴿۱۱﴾ وَّ فَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰٓى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ﴿۱۲﴾**"پس ہم نے آسمان کے دروازوں کو زور کے مینہ سے کھول دیا۔ اور زمین سے چشموں کو جاری کر دیا پس اس کام کے لئے جو مقدر کیا گیا تھا (دونوں) پانی جمع ہو گئے۔"سیلاب ہر سال ملک میں آتا ہے، اس پر اربوں روپے کے فنڈ صَرف کیے جاتے ہیں۔

فضائی یا موسمیاتی آفات(Meteorological Disasters)

ان آفات کا تعلق فضا کے دباؤ، درجہ حرارت اور ہوا کے بہاؤ سے ہے، جیسے آندھیاں، طوفان، ژالہ باری، گرد و غبار کے طوفان۔**اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْ يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ**"بے شک ہم نے ایک دن سخت آندھی بھیجی تھی جس کی نحوست دائمی تھی۔"

طوفان:

طوفان ایک شدید قدرتی آفت ہے جو تیز ہوا، بارش، گرج چمک یا سمندری لہروں کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ یہ زمین، سمندر یا فضاء میں دباؤ کے فرق سے پیدا ہوتا ہے۔"دنیا کے بہت سے علاقوں میں انتہائی گرم درجہ حرارت ہوتا ہے جس کی وجہ سے وہاں ہوا کا دباؤ کم ہو جاتا ہے آس پاس کے علاقوں سے ہوائیں تیزی سے آتی ہیں اور ہوا کی کمی پوری کر دیتی ہیں جتنا ہوا کا دباؤ کم ہو گا اتنی ہی تیز رفتار ہوائیں آئیں گی یعنی اتنی تیز کہ دو اپنے راستے کی تمام چیزوں کو نہیں نہیں کر دیتی ہیں بالکل اسی طرح جتنی تیز ڈھلان ہو گی۔ اتنی ہی تیزی سے پانی ہے گا۔ اتنی تیز ہواؤں کے چلنے کو طوفان کہتے ہیں۔"

قرآن اور جدید سائنس میں بیان ہوتا ہے کہ:"جب ہوا کا دباؤ کم ہو جاتا ہے تو ایسے کم دباؤ والے طبقے کو Travelling Depression کہتے ہیں جو ہمارے علاقوں میں موسمی خلل از دردار آندھیوں اور سمندری طوفان کا باعث بنتے ہیں۔"

حیاتیاتی آفات(Biological Disasters)

یہ آفات جاندار عناصر کی خرابی سے پیدا ہوتی ہیں، جیسے وبائیں، وائرس، فصلوں پر کیڑوں کا حملہ، یا طاعون وغیرہ۔ اس کی مثال حال ہی میں پھیلنے والی بیماری کرونا وائرس بھی ہے۔

طاعون:

طاعون، ایک شدید بیکٹیریل انفیکشن جو پسوؤں کے ذریعے پھیلتا ہے، ماضی میں بہت سی اموات کا سبب بنا ہے۔ یہ سب سے پہلے قرون وسطی کے زمانے میں رپورٹ کیا گیا تھا اور پوری دنیا میں لاکھوں اموات کا سبب بنی تھی۔ اب، افریقہ، ایشیا اور ریاستہائے متحدہ کے دیہی حصوں میں ہر سال دنیا بھر میں 5000 سے کم کیسز پائے جاتے ہیں۔ اگر علاج نہ کیا جائے تو طاعون صحت کی سنگین پیچیدگیوں اور یہاں تک کہ موت کا باعث بنتا ہے۔ مختلف احادیث میں بھی طاعون کا تذکرہ ملتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:**حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ - أَنَّ عُمَرَ خَرَجَ إِلَى الشَّأْمِ، فَلَمَّا كَانَ بِسَرْغَ بَلَغَهُ أَنَّ الوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّأْمِ - فَأَخْبَرَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلاَ تَقْدَمُوا عَلَيْهِ، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا، فَلاَ تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ**ترجمہ:ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا، کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے، انہیں عبداللہ بن عامر نے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام کے لیے روانہ ہوئے جب مقام سرغ میں پہنچے تو آپ کو خبر ملی کہ شام میں طاعون کی وبا پھوٹ پڑی ہے۔ پھر حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ان کو خبر دی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم وبا کے متعلق سنو کہ وہ کسی جگہ ہے تو وہاں نہ جاؤ جب کسی ایسی جگہ وبا پھوٹ پڑے جہاں تم موجود ہو تو وہاں سے بھی مت بھاگو۔(وبا میں طاعون ہیضہ وغیرہ سب داخل ہیں۔)

انسانی سرگرمیوں سے پیدا شدہ آفات(Human-Induced Disasters)

یہ آفات انسان کی خود غرضی اور ماحولیاتی توازن بگاڑنے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں جیسے درختوں کی کٹائی، آلودگی، بے جا تعمیرات، ماحولیاتی تباہی

قرآن میں فرمایا گیا:**ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ (41)**

خشکی اور تری میں لوگوں کے اعمال کے سبب سے فساد پھیل گیا ہے تاکہ اللہ انہیں ان کے بعض اعمال کا مزہ چکھائے تاکہ وہ باز آجائیں۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

آلودگی:

کرۂ ارض میں آلودگی پیدا کرنے والے عوامل قدرتی بھی ہو سکتے ہیں اور انسان کے اپنے پیدا کردہ بھی۔ اگر ہم قدرتی عوامل کی بات کریں، تو اس کی بڑی مثال آتش فشاں پہاڑ ہیں، جن کے پھٹنے پر دھواں اور راکھ ماحول آلودہ کر دیتے ہیں، بہر کیف، یہ ماحولیاتی آلودگی نہ صرف امراض میں اضافے کا سبب بن رہی ہے، بلکہ جسم کا دفاعی نظام بھی بُری طرح متاثر کر رہی ہے۔ آلودگی کی کئی اقسام ہیں، جو بالواسطہ یا بلاواسطہ طور پر ہماری زندگیوں میں منفی کردار ادا کرتی ہیں۔

سابقہ اقوام پر آنے والی آفات اور ان کے اسباب:

قدرتی آفات (Natural Disasters) وہ غیر معمولی اور تباہ کن واقعات ہیں جو زمین، فضا یا سمندر میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے رونما ہوتے ہیں، جیسے زلزلہ، طوفان، سیلاب، آتش فشاں یا قحط۔ قرآنِ مجید کے مطابق یہ واقعات محض اتفاقی نہیں بلکہ اللہ کی مشیت اور حکمت کے تحت پیش آتے ہیں۔ بعض اوقات یہ انسانوں کے لیے آزمائش (ابتلاء) ہوتے ہیں، اور بعض اوقات تنبیہ یا عذاب کے طور پر نازل کیے جاتے ہیں۔ اسلامی نقطۂ نظر سے آفات محض طبعی (Natural) عمل نہیں بلکہ اخلاقی و روحانی اسباب سے بھی وابستہ ہیں۔ قرآن میں مختلف اقوام کا ذکر ہے جن پر ان کی نافرمانیوں اور گناہوں کے سبب آفات نازل ہوئیں تاکہ آئندہ آنے والی نسلیں عبرت حاصل کریں۔ **پیر محمد کرم شاہ ضیاء میں بیان کرتے ہیں کہ:** "جن قوموں نے سرکشی اختیار کی ظلم و ستم کی حد کر دی کسی کی جان کسی کی جائیداد محفوظ نہ رہی جس طرح چاہتے زیر دستوں کو لوٹ لیتے ان کی عظمتوں کو تاراج کر دیتے ان کے خون کے دریا بہا دیتے۔ ان بے حساب مظالم کی وجہ یہ تھی کہ انہیں روز حساب کا کوئی خوف نہ تھا۔ عذاب الٰہی کا کوڑا ان پر برسا کہ خاک تک اڑا کر رکھ دی ان کی عظمتوں کا نام و نشان تک باقی نہ رہا ان کی داستان عبرت بنانے کے لئے ان کے مضور محلات کے شکستہ کھنڈرات باقی رہ گئے "**اَفَاَمِنَ اَہۡلُ الۡقُرٰۤی اَنۡ یَّاۡتِیَہُمۡ بَاۡسُنَا بَیَاتًا وَّ ہُمۡ نَآئِمُوۡنَ ﴿۹۷﴾ اَوَ اَمِنَ اَہۡلُ الۡقُرٰۤی اَنۡ یَّاۡتِیَہُمۡ بَاۡسُنَا ضُحًی وَّ ہُمۡ یَلۡعَبُوۡنَ ﴿۹۸﴾ اَفَاَمِنُوۡا مَکۡرَ اللّٰہِ ۚ فَلَا یَاۡمَنُ مَکۡرَ اللّٰہِ اِلَّا الۡقَوۡمُ الۡخٰسِرُوۡنَ ﴿۹۹﴾**" کیا پھر بھی ان بستیوں کے رہنے والے اس بات سے بے فکر ہو گئے ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب شب کے وقت آپڑے جس وقت وہ سوتے ہوں۔ اور کیا ان بستیوں کے رہنے والے اس بات سے بے فکر ہو گئے ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب دن چڑھے آپڑے جس وقت کہ وہ اپنے کھیلوں میں مشغول ہوں۔ کیا پس وہ اللہ کی اس پکڑ سے بے فکر ہو گئے۔ سو اللہ کی پکڑ سے بجز ان کے جن کی شامت ہی آگئی ہو اور کوئی بے فکر نہیں ہوتا۔"

امین احسن اصلاحی بیان کرتے ہیں کہ: "اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے کہ ہمارا عذاب ان پر تاریکیوں میں دبے پاؤں بھی آیا جبکہ دو سو رہے تھے اور دن دھاڑے ڈنکے کی چوٹ پر بھی آیا۔ جبکہ وہ اپنی واہیوں اور سرگرمیوں میں مصروف تھے لیکن نہ رات میں وہ اپنے آپ کو بچا سکے اور نہ دن میں خدا کی تدبیر بے امان ہے۔ کسی کی طاقت نہیں کہ اپنے آپ کو بچا سکے۔ اس وجہ سے کسی کے لئے جائز نہیں کہ اس سے لاتعلق اور بے خوف رہے۔ اس سے لاتعلق اور بے خوف وہی لوگ رہتے ہیں جن کی شامت آئی ہو اور وہ نامراد ہونے والے ہوں۔ خفیہ تدبیر کا مطلب ہے کہ خدا وہاں سے پکڑتا ہے جہاں سے کسی کو پکڑے جانے کا گمان بھی نہیں ہوتا۔"

قومِ عاد: قومِ عاد "احقاف" کے علاقے میں آباد تھی، جسمانی لحاظ سے طاقتور اور تمدنی لحاظ سے ترقی یافتہ قوم تھی۔ ان کے نبی حضرت ہود علیہ السلام تھے۔ انہوں نے اپنی طاقت پر غرور کیا اور اللہ کی عبادت چھوڑ دی۔

سببِ عذاب:

- شرک اور بت پرستی
- تکبر اور غرور
- نبی ہودؑ کی تکذیب

عذاب: اللہ نے ان پر آٹھ دن اور سات راتیں مسلسل چلنے والی شدید آندھی بھیجی جس نے سب کچھ نیست و نابود کر دیا۔ **"وَفِي عَادٍ إِذْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيحَ الْعَقِيمَ"** اور قومِ عاد میں بھی (عبرت ہے) جب ہم نے ان پر سخت آندھی بھیجی۔

قومِ ثمود: قومِ ثمود پہاڑوں کو تراش کر مکانات بناتی تھی اور مادی لحاظ سے بہت ترقی یافتہ تھی۔ ان کے نبی حضرت صالح علیہ السلام تھے۔

سببِ عذاب:

- اللہ کی نشانی (ناقۃ اللہ) کو قتل کرنا

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

- انبیاء کی تکذیب
- ظلم وفساد

عذاب: اللہ نے ان پر ایک زوردار چیخ اور زلزلہ نازل کیا جس نے ان کو ہلاک کر دیا۔ **"فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جَاثِمِينَ"** پس انہیں زلزلہ نے آ پکڑا، پھر صبح کو اپنے گھروں میں اوندھے پڑے ہوئے رہ گئے۔

قومِ لوط" قوم لوط اپنے شہروں سدوم اور عمورہ میں رہتی تھی۔ ان کی سب سے بڑی برائی فحاشی اور بدفعلی (لواطت) تھی۔

سببِ عذاب:

- بے حیائی
- نبی کی نافرمانی
- بدکرداری اور اخلاقی انحطاط

عذاب: اللہ نے ان کے شہر الٹ دیے اور ان پر آسمان سے پتھروں کی بارش برسائی۔ **"فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّن سِجِّيلٍ"** پھر ہم نے ان بستیوں کو زیر وزبر کر دیا اور ان پر کنکر کے پتھر برسائے۔

قومِ فرعون: فرعون اور اس کی قوم نے اللہ کے پیغمبر موسیٰؑ کی تکذیب کی، بنی اسرائیل پر ظلم کیا، اور اپنی خدائی کا دعویٰ کیا۔

سببِ عذاب:

- تکبر
- ظلم وجبر
- کفر اور پیغمبر کی مخالفت

عذاب: اللہ نے ان پر مختلف آفات نازل کیں: **"فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ آيَاتٍ مُّفَصَّلَاتٍ"** پھر ہم نے ان پر طوفان اور ٹڈی اور جوئیں اور مینڈک اور خون یہ سب کھلے کھلے معجزے بھیجے۔

حل کے اقدامات تعلیمات نبوی کی روشنی میں:

قدرتی آفات جیسے زلزلہ، سیلاب، طوفان، وبائیں اور قحط اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائشیں ہیں جو انسان کو بیدار کرنے، توبہ ورجوع کی طرف بلانے اور نظامِ قدرت کی حکمتوں کو ظاہر کرنے کے لیے آتی ہیں۔ اس کے علاوہ یہ آفات کرواتی ہیں کہ وہ ایک ذات ہے جو اس کائنات کو چلا رہی ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے: **وَمَا أَصَابَكُم مِّن مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَن كَثِيرٍ** "یعنی جو مصیبت تمہیں پہنچتی ہے وہ تمہارے اعمال کا نتیجہ ہے، اور اللہ بہت کچھ معاف کر دیتا ہے۔" نبی ﷺ نے فرمایا: **حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِي نَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَمَالِهِ حَتَّى يَلْقَى اللَّهَ وَمَا عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ** ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: 'مومن مرد اور مومن عورت کی جان، اولاد، اور مال میں آزمائشیں آتی رہتی ہیں یہاں تک کہ جب وہ مرنے کے بعد اللہ سے ملاقات کرتے ہیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں ہوتا۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسلامی نقطہ نظر سے آفات کا مقابلہ صرف دعا یا خوف سے نہیں بلکہ علم، عمل اور تعاون کے ذریعے ممکن ہے۔

علم وآگاہی اور عملی تیاری:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: **حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ أَبِي قُرَّةَ السَّدُوسِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْقِلُهَا وَأَتَوَكَّلُ أَوْ أُطْلِقُهَا وَأَتَوَكَّلُ قَالَ اعْقِلْهَا وَتَوَكَّلْ قَالَ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ يَحْيَى وَهَذَا عِنْدِي حَدِيثٌ مُنْكَرٌ قَالَ أَبُو عِيسَى وَهَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا** ترجمہ: "انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا میں اونٹ کو

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

پہلے باندھ دوں پھر اللہ پر توکل کروں یا چھوڑ دوں پھر توکل کروں؟ آپ نے فرمایا: 'اسے باندھ دو، پھر توکل کرو'۔ عمرو بن علی الفلاس کہتے ہیں: یحییٰ بن سعید القطان نے کہا کہ ہمارے نزدیک یہ حدیث منکر ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں- یہ حدیث انس کی روایت سے غریب ہے، اسے ہم صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ اسی طرح سے یہ حدیث عمرو بن امیہ ضمری کے واسطہ سے بھی نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے۔" یہ ارشاد اس بات کی واضح دلیل ہے کہ تدبیر اختیار کرنا ایمان کا حصہ ہے۔ اسلامی اصول کے مطابق آفات سے نمٹنے کے لیے علم، تحقیق اور تیاری ناگزیر ہے۔ ڈاکٹر رضوان نصیر کی کتاب ابتدائی طبی امداد کے اصول اور ڈیزاسٹر مینجمنٹ میں بتایا گیا ہے کہ آفات سے بچاؤ کے لیے ابتدائی تربیت، امدادی نظام، اور سائنسی معلومات عوامی سطح پر پھیلانا ضروری ہے۔

وبائی امراض اور قرنطینہ کا تصور

نبی ﷺ نے وبائی امراض کے دوران قرنطینہ ((Quarantine کا واضح اصول بیان فرمایا: **حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ هَذَا الْوَجَعَ أَوْ السَّقَمَ رِجْزٌ عُذِّبَ بِهِ بَعْضُ الْأُمَمِ قَبْلَكُمْ ثُمَّ بَقِيَ بَعْدُ بِالْأَرْضِ فَيَذْهَبُ الْمَرَّةَ وَيَأْتِي الْأُخْرَى فَمَنْ سَمِعَ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا يَقْدَمَنَّ عَلَيْهِ وَمَنْ وَقَعَ بِأَرْضٍ وَهُوَ بِهَا فَلَا يُخْرِجَنَّهُ الْفِرَارُ مِنْهُ** ترجمہ: "یونس نے ابن شہاب سے، انھوں نے عامر بن سعد سے خبر دی، انھوں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی: "کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ بیماری (طاعون ایک) عذاب ہے جو تم سے پہلے ایک امت کو ہوا تھا۔ پھر وہ زمین میں رہ گیا۔ کبھی چلا جاتا ہے، کبھی پھر آتا ہے۔ لہٰذا جو کوئی کسی ملک میں سنے کہ وہاں طاعون ہے، تو وہ وہاں نہ جائے اور جب اس کے ملک میں طاعون نمودار ہو تو وہاں سے بھاگے بھی نہیں۔" یہ ہدایت جدید "Public Health" اصولوں سے ہم آہنگ ہے۔ یہ تعلیمات موجودہ دور کے ڈیزاسٹر مینجمنٹ نظام کی بنیاد فراہم کرتی ہیں۔

اجتماعی تعاون اور انسانی خدمت:

رسول اللہ ﷺ نے ہمیشہ مصیبت کے وقت اجتماعی امداد، مساوات، اور ایثار پر زور دیا۔ مدینہ کے قحط میں آپ ﷺ نے صحابہ کو فرمایا کہ ایک دوسرے کی مدد کریں، بیت المال سے ضرورت مندوں کو سہارا دیا گیا۔ جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی کے ایک تحقیقی مقالے "قدرتی آفات اور ہماری ذمہ داریاں سیرتِ طیبہ کی روشنی میں" میں لکھا گیا ہے کہ نبی ﷺ کا نظامِ تعاون آج کے Relief Management کا بہترین نمونہ ہے۔ مثلاً Islamic Relief اور ICRC کی رپورٹ "اسلام اور انسانی اصول" میں بتایا گیا ہے کہ امدادی کام، مساوات، اور ماحولیات کی حفاظت شریعت کا اہم تقاضا ہیں۔

ماحولیاتی تحفظ اور درخت لگانا:

رسول ﷺ نے ماحول اور فطرت کی حفاظت پر خصوصی زور دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: **حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ح و حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ أَوْ إِنْسَانٌ أَوْ بَهِيمَةٌ إِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ وَقَالَ لَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** ترجمہ: "ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے ابو عوانہ نے بیان کیا، (دوسری سند) اور مجھ سے عبدالرحمن بن مبارک نے بیان کیا ان سے ابو عوانہ نے بیان کیا، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی بھی مسلمان جو ایک درخت کا پودا لگائے یا کھیتی میں بیج بوئے، پھر اس میں سے پرند یا انسان یا جانور جو بھی کھاتے ہیں وہ اس کی طرف سے صدقہ ہے مسلم نے بیان کیا کہ ہم سے ابان نے بیان کیا، ان سے قتادہ نے بیان کیا، اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔" یہ تعلیم ماحولیاتی توازن قائم رکھنے اور آفات کی شدت کم کرنے کے لیے بنیادی اصول فراہم کرتی ہے۔ ماہرین کے مطابق جنگلات کی بحالی، درخت لگانا، اور آلودگی کم کرنا سیلاب، لینڈ سلائیڈنگ اور درجہ حرارت میں اضافے کو روکنے کے مؤثر طریقے ہیں۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

صبر، دعا اور اصلاحِ نفس:

اسلامی تعلیمات کے مطابق آفات کے وقت صبر، دعا اور توبہ سب سے قوی روحانی علاج ہیں۔ صحیح مسلم کی حدیث کا مفہوم ہے کہ: "عجب ہے مومن کا معاملہ! ہر حال میں خیر ہی خیر ہے۔" اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مومن مصیبت میں بھی اللہ پر بھروسہ رکھتا ہے، اور یہی روحانی طاقت قوموں کو دوبارہ اٹھنے کا حوصلہ دیتی ہے۔ "محمد محسن اقبال نے اپنے کالم "قدرتی آزمائشیں اور رسولِ اکرم ﷺ کی تعلیمات" میں لکھا ہے کہ دعا اور اصلاحِ نفس ہی وہ قوت ہیں جو قوموں کو مایوسی سے نکالتی ہیں۔"

خلاصہ بحث

قدرتی آفات جیسے زلزلے، سیلاب، قحط اور وبائیں انسانی زندگی اور معاشرے پر گہرے اثرات مرتب کرتی ہیں۔ یہ آفات صرف قدرتی عوامل کا نتیجہ نہیں ہوتیں بلکہ اکثر انسانی غفلت، ناانصافی اور ماحول سے لاپرواہی بھی ان کی شدت میں اضافہ کرتی ہے۔ نبی کریم ﷺ کی تعلیمات انسان کو اپنے اعمال کا محاسبہ کرنے اور اصلاح کی طرف متوجہ کرتی ہیں۔ تعلیماتِ نبوی ﷺ میں صفائی، اعتدال، ماحول کی حفاظت اور اجتماعی ذمہ داری پر خاص زور دیا گیا ہے۔ ان اصولوں پر عمل کرنے سے نہ صرف آفات کے نقصانات کم کیے جاسکتے ہیں بلکہ معاشرے میں نظم وضبط اور باہمی تعاون بھی فروغ پاتا ہے۔ صبر، دعا اور توکل جیسے روحانی پہلو انسان کو آفات کے بعد سنبھلنے میں مدد دیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے وبائی امراض کے وقت قرنطینہ کا حکم دیا، ماحول کی حفاظت کے لیے درخت لگانے کی ترغیب دی، اور قحط کے دنوں میں بیت المال سے امداد تقسیم کی۔ یہ تمام اقدامات آج کے جدید ڈیزاسٹر مینجمنٹ اصولوں کی بنیاد ہیں۔ چنانچہ تعلیماتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں قدرتی آفات کے حل کے لیے یہ ضروری ہے کہ ہم روحانی اصلاح کے ساتھ ساتھ علم و عمل کی تیاری اور سماجی تعاون کو فروغ دیں۔ یہی وہ راستہ ہے جو انسان کو تباہی سے نکال کر بہتری، عدل، اور ایمان کی راہ پر گامزن کرتا ہے۔

نتائجِ بحث

اس مطالعے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ قدرتی آفات کی شدت میں انسانی کردار اہم ہے۔ نبی کریم ﷺ کی تعلیمات ایک جامع نظام فراہم کرتی ہیں جس میں اخلاقی، سماجی اور عملی پہلو شامل ہیں۔ صفائی، صدقہ، محتاجوں کی مدد اور باہمی تعاون جیسے اعمال آفات کے اثرات کو کم کرنے میں مؤثر ثابت ہوتے ہیں۔

مزید یہ کہ صبر، امید اور ایمان انسان کو ذہنی اور روحانی طور پر مضبوط بناتے ہیں۔ نتائج سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر تعلیماتِ نبوی ﷺ کو جدید سائنسی اور انتظامی حکمتِ عملی کے ساتھ جوڑا جائے تو آفات سے نمٹنے میں نمایاں بہتری آسکتی ہے۔ اسلام ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ فطرت کے ساتھ ہم آہنگ ہو کر، نہ کہ اس کے خلاف جا کر، ہم ایک پُرامن اور محفوظ دنیا قائم کرسکتے ہیں۔ یہ ایک ایسا موضوع ہے جس پر بہت ریسرچ ہو چکی ہے اور بہت کتابیں لکھی جاچکی ہیں لیکن میں اس مضمون کا اختتام اس پر کر رہی ہوں کہ میرے ان چند الفاظ سے پڑھنے والوں کو کچھ فائدہ ہو گا۔ اللہ سے دعا ہے کہ اللہ میری اس ادنیٰ سی کاوش کو قبول کرے اور ہم سب کا حامی وناصر ہو آمین۔

سفارشات:

- قدرتی آفات کے بارے میں آگاہی اور ماحولیاتی تعلیم کو نصاب کا حصہ بنایا جائے تاکہ طلباء کو یہ شعور حاصل ہو کہ ماحول کی حفاظت اسلامی تعلیمات کا حصہ ہے۔
- درخت لگانے، سبزہ کاری اور جنگلات کے تحفظ کے لیے قومی وسماجی سطح پر مہمات چلائی جائیں
- قدرتی آفات سے بچاؤ کے لیے پیشگی منصوبہ بندی کی جائے، مثلاً سیلاب یا زلزلہ والے علاقوں میں حفاظتی اقدامات، تربیتی ورکشاپس اور ایمرجنسی سینٹرز قائم کیے جائیں۔
- قرآن میں ارشاد ہے: **وَأَعِدُّوا لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ** (الأنفال:60)
- اسراف، فضول خرچی اور آلودگی کے خاتمے کے لیے دینی رہنمائی فراہم کی جائے۔
- علماء اور خطباء عوام میں پانی کے ضیاع، توانائی کے غیر ضروری استعمال اور آلودگی کے خلاف شعور پیدا کریں۔
- رفاہی اداروں اور فلاحی تنظیموں کا کردار بڑھایا جائے تاکہ آفات کے بعد امداد، تعاون اور بحالی کے کام منظم انداز میں انجام دیے جاسکیں۔
- اسلام میں صدقہ، زکوٰۃ اور ایثار کی تعلیم معاشرتی استحکام کا ذریعہ ہے۔
- روحانی تربیت، توبہ اور اصلاحِ کردار پر زور دیا جائے، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:
- **وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ**

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

- اور بڑے عذاب سے ہم ضرور انہیں تھوڑا عذاب بھی چکھائیں گے شاید وہ پھریں۔
- گناہوں سے توبہ اور اجتماعی اصلاح کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے دروازے کھلتے ہیں۔
- میڈیا، تعلیمی ادارے اور مساجد کے ذریعے عوامی آگاہی پیدا کی جائے کہ قدرتی آفات سائنسی و اخلاقی دونوں پہلو رکھتی ہیں، اور ان سے بچاؤ صرف عملی تدابیر سے نہیں بلکہ ایمان و کردار کی اصلاح سے ممکن ہے۔
- قدرتی آفات سے نمٹنے کے لیے قومی سطح پر ایک مربوط پالیسی تشکیل دی جائے جس میں دینی تعلیمات، سائنسی طریقہ کار، عوامی آگاہی اور اخلاقی تربیت کو یکجا کیا جائے تاکہ انسان، ماحول اور قدرت کے درمیان توازن برقرار رہے۔

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَولَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَ بَارِکْ وَ سَلِّم

حوالہ جات:

1: بدر الزماں قاسمی کیرانوی، مولانا، القاموس الفرید، کراچی: دار الاشاعت، جلد اول، ۲۰۱۵ء، ص ۲۲۲

2: بدر الزماں قاسمی کیرانوی، مولانا، القاموس الفرید، کراچی: دار الاشاعت، الجزء الثانی، ۲۰۱۵ء، ص ۲۲۹٤

3: Cambridge advanced Learners dictionary, Cambridge University press,2003,346

4: Oxford learner dictionary, Albert Sydney Hornby (A. S. Hornby), Oxford University Press (OUP), January 1, 2020, and April 2, 2020, for the 10th Edition, Pg 465

5: Coppola, Damon P., Introduction to International Disaster Management, Second Edition, January 2011
https://www.amazon.com/CoppolasIntroduction-International-Disaster-Management-Hardcover/dp/B005IW2MKQ Accessed date 29-9-2025 at 6.45PM

6: سورۃ البقرہ:۲:۱۵۵

7: What to Say When Calamity Strikes You, Islam Question and Answer,24/Rabi al-awwal/1446, 27/September/2024
https://islamqa.info/en/answers/71236/what-to-say-when-calamity-strikes-you?
Accessed Date 30 Sep 2025 At 7:03 PM

8: سورۃ الأعراف:۷:۱۳۰

9: سورۃ التوبۃ:۹:۱۲٦

10: ترمذی، محمد بن عیسیٰ بن سودۃ ابن موسیٰ الترمذی، جامع ترمذی، أَبْوَابُ الْفِتَنِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، بَاب مَا جَاءَ فِي نُزُولِ الْعَذَابِ إِذَا لَمْ يُغَيَّرِ الْمُنْكَرُ، ریاض، دار السلام وللنشر والتوازیع، س ن، طبع اول، حدیث رقم ۲۱٦۸

11: سورۃ الشوریٰ:۳۰:٤۲

12: Aksa, Furqan, Islamic perspectives in disaster: An alternative to changing fatalistic attitudes, UNDRR,16 July 2021
https://www.preventionweb.net/publication/islamic-perspectives-disaster-alternative-changing-fatalistic-attitudes? Accessed on 4-10-2025 at 4:07 PM

13: سورۃ الزلزال 99:1

14: مودودی، ابو الاعلیٰ، سید، تفہیم القرآن، ادارہ ترجمان القرآن، 11 ستمبر 1949، 42/6

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

بخاری،ابی عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری ، الجامع الصحیح،کِتَابُ الِاسْتِسْقَاءِ،بَابُ مَا قِيلَ فِي الزَّلاَزِلِ وَالآيَاتِ،ریاض دارالاسلام، ۲۰۱۲ 15:الموافق ۱۴۴۳ھ،رقم حدیث1036

16: George Jotham Hagar, The World Book Encyclopedia,North Michigan avenue Chicago USA,1917,vol 17,pg 8545

17: Pough, Frederick H. All About Volcanoes and Earthquakes. New York: Random House, 1953, pg 14-15

18: سونامی کیاہے؟کیوں آتاہے؟،سماءنیوز،30 جولائی 2025ء
https://urdu.samaa.tv/2087339847
Accessed date 6-10-2025 at 7:27 PM

19: عاصم محمود،سید،سونامی یاعذاب الٰہی،اردوڈائجسٹ،ص 66

20: بٹ،ثاقب محمود،قدرتی آفات،کتاب نامہ،8 اکتوبر 2020،
https://kitaabnama.org/7549/?utm
Accessed date 7-10-2025 at 5:45 PM

21:راشدی،ابوعمار زاہد،قدرتی آفات کاضابطہ اوراسوۂ نبویؐ،زاہدراشدی،۲۰اکتوبر ۲۰۰۵ء
https://zahidrashdi.org/4737?utm
Accessed date 7-10-2025 at 5:55 PM

22:سورۃالقمر ۵۴:۱۱_۱۲

23: سیلاب اوراس کی تباہ کاریاں،مراۃالعارفین انٹرنیشنل،نومبر2014ء
http://mirrat.com/article/11/841

Accessed date 7-10-2025 at 6:56 PM

24:سورۃالقمر54:19

25:Bushra Afzal Abbasi,Geography of South Asia, Atlantic Publishers and Distributors Pvt Ltd,Edition: 1st,May 19, 2022,pg 750

26:زاکرنائک،ڈاکٹر،قرآن پاک اورجدید سائنس،مترجم:محمد زاہد،ملک،لاہور،زبیر پبلشرز اردوبازار،س ن، 283

27: طاعون:علامات،وجوہات اورعلاج،اپالوہسپتال،19 فروری، 2025
https://www.apollohospitals.com/ur/diseases-and-conditions/plague-a-disease-that-claimed-millions-of-lives
Accessed date 7-10-2025 at 7:30 PM

28: بخاری،جامع الصحیح،کِتَابُ الطِّبِّ،بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي الطَّاعُونِ،5730

29: محمد عقیل،پروفیسر،قدرتی آفات پرغامدی صاحب کے نقطہ نظر کا تحقیقی مطالعہ،ڈاکٹر محمد عقیل کابلاگ،6 نومبر 2024
https://aqilkhans.wordpress.com/2015/11/06/%D9%82%D8%AF%D8%B1%D8%AA%DB%8C-%D8%A2%D9%81%D8%A7%D8%AA-%D9%BE%D8%B1-%D8%BA%D8%A7%D9%85%D8%AF%DB%8C-%D8%B5%D8%A7%D8%AD%D8%A8-%DA%A9%DB%92-%D9%86%D9%82%D8%B7%DB%81-%D9%86%D8%B8%D8%B1-%DA%A9%D8%A7
Accessed date 7-10-2025 at 8:30 PM

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

30: سورۃالروم30:41

31: سہیل گل، محمد، پروفیسر، ماحولیاتی آلودگی، جنگ، 22 اگست، 2021
https://jang.com.pk/news/971120
Accessed date 8-10-2025 at 3:30 PM

32: نعیم انور نعمانی، ڈاکٹر، قدرتی آفات کا نزول: ہماری بداعمالیوں کے سبب اظہارِ ناراضگی الٰہی، تحریک منہاج القرآن، 22 مارچ 2016ء
https://www.minhaj.org/urdu/tid/36784/%D9%82%D8%AF%D8%B1%D8%AA%DB%8C-%D8%A2%D9%81%D8%A7%D8%AA-%D9%86%D8%B2%D9%88%D9%84-%DB%81%D9%85%D8%A7%D8%B1%DB%8C-%D8%A8%D8%AF%D8%A7%D8%B9%D9%85%D8%A7%D9%84%DB%8C%D9%88%DA%BA-%D8%B3%D8%A8%D8%A8-%D8%A7%D8%B8%DB%81%D8%A7%D8%B1-%D9%86%D8%A7%D8%B1%D8%A7%D8%B6%DA%AF%DB%8C-%D8%A7%D9%84%DB%81%DB%8C.html
Accessed date 8-10-2025 at 4:36 PM

33: الازہریؒ، کرم شاہ، پیر، محمد، ضیاء القرآن، لاہور، ضیاالقرآن پبلی کیشنز، 1995، 557/6

34: سورۃالاعراف97-99: 7

35: اصلاحی، امین احسن، تدبر القرآن، لاہور، فلک شیر پرنٹرز ابراہیم روڈ، نومبر 2009، 2/494

36: یاسمین صلاح، قصة عاد وثمود كاملة مكتوبة، الموسوعه العربيه الشامله، 23 أكتوبر، 2019
https://www.mosoah.com/people-and-society/religion-and-spirituality/%D9%82%D8%B5%D8%A9-%D8%B9%D8%A7%D8%AF-%D9%88%D8%AB%D9%85%D9%88%D8%AF/
Accessed date 8-10-2025 at 5:36 PM

37: سورۃالذاریات60:41

38: پانی پتی، ثناءاللہ، علامہ، قاضی، تفسیر مظہری، مترجم: مولانا، محمد، بوستان، ضیاالقرآن پبلی کیشنز، دسمبر 2002، 7/220

39: سورۃالاعراف7:78

40: قوم لوط.. وانتكاس الفطرة، الكلم الطيب
https://kalemtayeb.com/safahat/item/83914?utm
Accessed date 8-10-2025 at 5:46 PM

41: سورۃالحجر 15:74

42: ابن كثير، عماد الدين، قصة عاد وثمود - ألماني، ترجمة: آزاد بن محمد الكردي، اسلام ہاؤس، 2008/2/9
https://islamhouse.com/ar/articles/75830/?utm
Accessed date 8-10-2025 at 5:53 PM

43: سورۃالاعراف7:133

44: سورۃالشوری 42:30 ترمذی، جامع ترمذی، أَبْوَابُ الزُّهْدِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، بَاب مَا جَاءَ فِي الصَّبْرِ عَلَى الْبَلاَءِ، س ن، طبع اول، 2399

45: ترمذی، جامع ترمذی، أَبْوَابُ صِفَةِ الْقِيَامَةِ وَالرَّقَائِقِ وَالْوَرَعِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، باب فضل كلي قريب هين سهل، 2517

46: رضوان نصیر، ڈاکٹر، ابتدائی طبی امداد کے اصول اور ڈزاسٹر مینیجمنٹ، لاہور، فیروز سنز پبلی کیشنز، س ن، 128

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

مسلم،ابی الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم القشیری النیشابوری، صحیح مسلم،کِتَابُ السَّلَامِ،بَابُ الطَّاعُونِ وَالطِّيَرَةِ وَالْكَهَانَةِ وَنَحْوِهَا،ریاض 47: دارالاسلام،2014ء الموافق1435ھ،5777

48: Aizaz Khan,Prophet Muhammad's teachings regarding pandemics,Al hakam,4th April 2020 https://www.alhakam.org/prophet-muhammads-teachings-regarding-pandemics Accessed date 9-10-2025 at 5:24 PM

49: فہد حارث،مولوی محمد،قدرتی آفات اور ہماری ذمہ داریاں سیرتِ طیبہ کی روشنی میں،جامعۃ العلوم الاسلامیہ،شعبان المعظم ۱۴۴۴ھ - مارچ 2023 https://www.banuri.edu.pk/ar//bayyinat-detail/%D9%82%D8%AF%D8%B1%D8%AA%DB%8C-%D8%A7-%D9%81%D8%A7%D8%AA-%D8%A7%D9%88%D8%B1-%DB%81%D9%85%D8%A7%D8%B1%DB%8C-%D8%B0%D9%85%DB%81-%D8%AF%D8%A7%D8%B1%DB%8C%D8%A7%DA%BA-%D8%B3%DB%8C%D8%B1%D8%AA-%D8%B7%DB%8C%D8%A8%DB%81-%DA%A9%DB%8C-%D8%B1%D9%88%D8%B4%D9%86%DB%8C-%D9%85%DB%8C%DA%BA Accessed date 9-10-2025 at 5:31 PM

50: بخاری،جامع الصحیح،كِتَابُ المُزَارَعَةِ،بَابُ فَضْلِ الزَّرْعِ وَالغَرْسِ إِذَا أُكِلَ مِنْهُ،2320

51: محسن اقبال، محمد،قدرتی آزمائشیں اور رسولِ اکرم ﷺ کی تعلیمات،روزنامہ اوصاف،7 ستمبر 2025ء https://dailyausaf.com/columns/2025/09/07/177151 Accessed date 9-10-2025 at 6:36 PM

52:سورۃ السجدہ 32:21 53:سورۃ الانفال:8:60